بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

روز اتوار

قیمت ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۹ رمضان ۱۳۹۳ھ ۷ اخاء ۱۳۵۲ہش ۷ اکتوبر ۱۹۷۳ء | نمبر ۲۲۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۶ ماہ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"پہلے سے فرق ہے لیکن ابھی پیچش اور جگر کی تکلیف ہے۔ آج صبح پھر خون کا دباؤ بڑھا ہوگیا جس کی وجہ سے کمزوری ہے۔"

احباب جماعت ان ایام میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تاحال پشاور میں قیام فرما ہیں۔ آپ کی طبیعت شدید سر درد اور جسم میں درد کی وجہ سے ناساز رہتی ہے۔ احباب جماعت آپ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

یہ دعاؤں کے ایام ہیں احباب ان ایام میں دعا کی روحانی تدبیر کو کمال تک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں

امسال خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں مجالس اور خدام کی پچھلے سال سے کہیں زیادہ نمائندگی ہونی چاہیئے

احباب نصرت جہاں ریزروفنڈ کے بقائے بہرحال ۲۰ دسمبر سے پہلے پہلے ادا کر دیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ اخاء ۱۳۵۲ہش کا خلاصہ

ربوہ ۶ اخاء۔ کل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ناسازیٔ طبع کے باوجود مسجد اقصیٰ میں تشریف لاکر نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے رمضان المبارک کی مناسبت سے احباب جماعت کو اس طرف توجہ دلائی کہ یہ دعاؤں کے دن ہیں اس لئے خاص طور پر ان ایام میں انہیں پورا زور لگاکر دعا کی تدبیر کو کمال تک پہنچانا چاہیئے کیونکہ دعا بھی ایک روحانی تدبیر ہے اور اسے کمال تک پہنچانا ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے۔

۱۔ اس ضمن میں حضور نے علی الخصوص غلبۂ اسلام کی عظیم الشان مہم کی کامیابی، پاکستان کی سلامتی اور ترقی و خوشحالی، اہل پاکستان کی جسمانی استعدادوں اور روحانی صلاحیتوں کی نشوونما نیز روئے زمین پر بسنے والے تمام بنی نوع انسان کے راہِ ہدایت پا کر ان کے معروں پر منڈلانے والی ہلاکت سے بچنے کے لئے پوری عاجزی اور تضرع کے ساتھ دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔

۲۔ مزید برآں حضور نے رمضان کی مخصوص عبادات اس خلوص نیت سے بجا لانے کی طرف توجہ دلائی کہ ان کے نتیجہ میں مزید نیکیاں بجا لانے کی توفیق ملے اور اس طرح نیکیوں میں قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔ اسی ضمن میں حضور نے یہ بھی فرمایا کہ خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں جو رمضان کے بعد جلد منعقد ہوگا۔ مجالس اور خدام کی پچھلے سال سے کہیں زیادہ نمائندگی ہونی چاہیئے۔ یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ مومن کا قدم ہمیشہ آگے بڑھتا ہے پیچھے نہیں ہٹا کرتا۔

۳۔ پھر حضور نے اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ نصرت جہاں ریزروفنڈ کے وعدہ جات کی ادائیگی کا مرحلہ اب اپنے اختتام کو پہنچنے والا ہے۔ احباب جماعت کو فوری طور پر اپنے بقائے ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی اور اس ضمن میں حضور نے ان احباب کو جن کے ذمہ بقائے ہیں متنبہ فرمایا کہ وہ اپنے بقائے بہرحال ۲۰ دسمبر سے پہلے پہلے ادا کر دیں۔ کیونکہ ۲۰ دسمبر کے بعد اس مد میں کوئی رقم وصول نہیں کی جائے گی اور کھاتے بند کر دئے جائیں گے۔ پھر خاص اس مد میں رقوم ادا کرکے خدائی افضال کو جذب کرنے کا اور کوئی موقع باقی نہ رہے گا۔ کیونکہ مزید مہلت دینا بوجوہ ممکن نہیں ہے۔

۴۔ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے حضور نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا میں اشاعت و غلبۂ اسلام کا جو عظیم منصوبہ القاء فرمایا ہے اور جو نصرت جہاں سکیم کے منصوبہ سے بہت زیادہ بڑا اور عظیم ہے اسے حضور جلسہ سالانہ پر احباب کے سامنے رکھنا اور انہیں اسکی تفصیلات سے آگاہ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اتنا اہم اور اتنا عظیم منصوبہ ہے کہ اگر احباب اپنی ذمہ داریوں اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو کماحقہ نبھاتے ہوئے اسے روبعمل لانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں اور اپنی سی کوشش کر گزریں تو آئندہ دس سال کے اندر اندر یورپ میں انقلاب عظیم رونما ہو سکتا ہے۔ پھر یہ منصوبہ یورپ تک ہی محدود نہیں ہوگا بلکہ تمام دنیا پر حاوی ہوگا۔

۵۔ آخر میں حضور نے احباب کو توجہ دلائی کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سامنے رکھیں اور پھر خدا کے حضور عاجزانہ طریق سے جھکتے ہوئے اس سے دعائیں مانگیں اور عرض کریں کہ اے خدا یہ ذمہ داریاں تو نے ڈالی ہیں ہمارے کندھے کمزور ہیں مگر تیری قدرت اور طاقت کمزور نہیں ہے تو ہم قادر مطلق ہے طاقت ہے تو ہمیں اپنی جناب سے طاقت عطا کر تاکہ ہم اپنی ان ذمہ داریوں کو تیری دی ہوئی توفیق سے ادا کرسکیں۔

ادائیگیوں کا یہ آخری مرحلہ ہے

رمضان کے مبارک مہینہ میں مالی جہاد کو تیز کر دیجئے اور نصرت جہاں ریزروفنڈ میں اپنے وعدوں کی ادائیگی سو فیصد پوری کرنے کی سعی فرمائیے۔ تاکہ غلبۂ اسلام کی مہم زیادہ تیزی سے جاری رہے۔ ادائیگیوں کا یہ آخری مرحلہ ہے وقت بہت تھوڑا ہے۔ (سیکرٹری نصرت جہاں ریزروفنڈ)

انتخاب نمائندگان شوریٰ انصار اللہ

امسال مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا اٹھارھواں سالانہ اجتماع ۹، ۱۰، ۱۱ ماہ نبوت (نومبر) بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار۔ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس موقع پر مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوگی۔ جس میں آپ کی مجلس کی نمائندگی لازمی ہے۔ قواعد کے مطابق ہر بیس ارکان پر ایک نمائندہ منتخب ہوگا۔ زعیم/زعیم اعلیٰ اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کے رکن ہیں۔ اسی طرح اگر آپ کی مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کوئی صحابی موجود ہوں تو وہ بھی شوریٰ کے رکن ہونگے۔ اس کے مطابق براہ کرم فوری طور پر اپنی مجلس کے نمائندگان کی فہرست دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ (قائد عمومی)

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:۔ دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ ماہ اخاء ۱۳۵۲ھش

دعاؤں میں غیر معمولی شغف

اسلام پر کما حقہٗ عمل کے بعد تعلق باللہ کا دوسرا یقینی ذریعہ دعاؤں میں غیر معمولی شغف ہے اور ان دعاؤں میں سے علی الخصوص دعاء فاتحہ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کوئی شخص بھی محض اپنے اعمال کے بل پر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ فی الاصل قربِ الٰہی اور تعلق باللہ کا حصول اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے اور اس کے فضل کو محض اعمالِ صالحہ کے ذریعہ نہیں بلکہ ان کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ دعاؤں کے ذریعہ ہی جذب کیا جا سکتا ہے۔ یہ دردمندانہ دعائیں ہی ہوتی ہیں جو جنابِ الٰہی میں مقبول ہو کر اعمال کو حبط ہونے سے بچاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہیں۔

دعاؤں کی اس بنیادی اہمیت کے پیشِ نظر دعا کی حقیقت سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔ اکثر لوگ دعا کی حقیقت سے بے خبر ہونے کے باعث اس غلط فہمی میں مبتلا ہوتے ہیں کہ زبان سے چند دعائیہ کلمات ادا کرنے سے دعا کا حق ادا ہو جاتا ہے حالانکہ دعا انسانی قلب اور روح اور جسم کے ذرّہ ذرّہ پر طاری ہونے والی ایک خاص کیفیت کا نام ہے۔ اس خاص کیفیت کو اپنے پر وارد کرنے کے بعد جو ایک طرح سے موت کے مشابہ ہوتی ہے کمالِ عاجزی اور تضرع کے ساتھ جب خدا کے حضور التجا کی جائے تو ایسی التجا دعا کہلانے کی مستحق ہوتی ہے اور جنابِ الٰہی میں اس قابل ٹھہرتی ہے کہ اسے شرفِ قبول سے نوازا جائے۔

چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسلمانوں کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ حقیقی اور زندہ تعلق قائم کرانے کی غرض سے مبعوث کئے گئے تھے اس لئے آپ نے تعلق باللہ کے یقینی ذریعہ کے طور پر حقیقتِ اسلام کو واضح کرنے کے علاوہ دعا کی حقیقت پر بھی بہت تفصیل سے روشنی ڈالی اور اپنے متبعین کو دعاؤں کے حقیقی ذوق سے مالا مال کر دکھایا۔ مثال کے طور پر آپ نے دعا کی حقیقت کو آشکار کرتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا:۔

"پنجابی میں ایک مثل ہے "جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا"۔ لوگ کہتے ہیں دعا کرو۔ دعا کرنا مرنا ہوتا ہے۔ اس پنجابی مصرعہ کے یہی معنے ہیں کہ جس پر نہایت درجہ کا اضطراب ہوتا ہے وہ دعا کرتا ہے۔ دعا میں ایک موت ہے اور اس کا بڑا اثر یہی ہوتا ہے کہ انسان ایک طرح سے مر جاتا ہے۔ مثلاً ایک انسان ایک قطرہ پانی کا پی کر اگر دعویٰ کرے کہ میری پیاس بجھ گئی ہے یا یہ کہ اسے بڑی پیاس تھی تو وہ جھوٹا ہے۔ ہاں اگر پیالہ بھر کر پیوے تو اس بات کی تصدیق ہوگی۔ پوری سوزش اور گدازش کے ساتھ جب دعا کی جاتی ہے حتیٰ کہ روح گداز ہو کر آستانہ الٰہی پر گر جاتی ہے تو اسی کا نام دعا ہے اور الٰہی سنّت یہی ہے کہ جب ایسی دعا ہوتی ہے تو خداوند تعالیٰ یا تو اسے قبول کرتا ہے یا اسے جواب دیتا ہے۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۴۰)

دعا کی حقیقت واضح کرنے کے علاوہ حضور علیہ السلام نے ان لوگوں پر جو جنتر منتر کی طرح چند کلمات زبان سے ادا کرنے کو ہی دعا سمجھتے ہیں ان کی غلطی واضح کرتے ہوئے اور دعا کی اصل حقیقت سے نہایت زوردار الفاظ میں آگاہ کرتے ہوئے مزید فرمایا:۔

"یہ مت خیال کرو کہ ہم بھی ہر روز دعا کرتے ہیں اور تمام نماز دعا ہی ہے جو ہم پڑھتے ہیں۔ کیونکہ وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنے والی چیز ہے۔ وہ گداز کرنے والی آگ ہے۔ وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے۔

مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔"
(لیکچر سیالکوٹ)

دعا کی حقیقت، اس کی عظیم الشان برکات اور انقلاب انگیز تاثیرات کو بڑی تفصیل سے واضح فرمانے کے بعد آپ نے اپنے متبعین کو مخاطب کر کے انہیں بشارت دی کہ دعاؤں میں غیر معمولی شغف کی وجہ سے خدا تعالیٰ انہیں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے گا اور اس کی بدولت ہی خدا تعالیٰ سے ان کا زندہ اور حقیقی تعلق قائم ہو جائیگا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"مبارک تم جبکہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے اور تمہیں بیتاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جائیگا۔ وہ خدا جسکی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت کریم و رحیم حیا والا، صادق، وفادار، عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ تم پر رحم فرمائے گا۔ دنیا کے شور و غوغا سے الگ ہو جاؤ اور نفسانی جھگڑوں کا دین کو رنگ مت دو۔ خدا کیلئے ہار اختیار کر لو اور شکست کو قبول کر لو تا بڑی بڑی فتحوں کے تم وارث بن جاؤ۔ دعا کرنیوالوں کو خدا معجزہ دکھائے گا اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی۔ دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔ دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے پھر اس تبدیلی سے خدا بھی اپنی صفات میں تبدیلی کرتا ہے۔ اور اُسکی صفات غیر متبدل ہیں مگر تبدیلی یافتہ کیلئے اُسکی ایک الگ تجلّی ہے جس کو دنیا نہیں جانتی گویا وہ اور خدا ہے حالانکہ اور کوئی خدا نہیں مگر نئی تجلّی نئے رنگ میں اُس کو ظاہر کرتی ہے۔ تب اُس خاص تجلّی کی شان میں اس تبدیلی یافتہ کے لئے وہ کام کرتا ہے جو دوسروں کیلئے نہیں کرتا۔ یہی وہ خوارق ہے۔ غرض دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔" (لیکچر سیالکوٹ)

الغرض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حقیقتِ اسلام کو واضح کرنے کے علاوہ دعا کی حقیقت پر بھی تفصیل سے روشنی ڈال کر دعاؤں میں غیر معمولی شغف کی اہمیت کو اس عمدگی اور خوبی سے ذہن نشین کرایا اور قبولیت دعا کے زندہ اور درخشندہ و تابندہ نشانات دکھا کر اپنے متبعین کو دعاؤں کے حقیقی ذوق سے اس طرح مالا مال کر دکھایا کہ ان کا ہر ہر ذرّہ وجود اس حقیقت کا آئینہ دار نظر آنے لگا کہ ع

پیشہ ہے رونا ہمارا پیشِ ربِّ ذوالمنن

اس طرح اسلام پر کما حقہٗ عمل اور دعاؤں میں غیر معمولی شغف کی بدولت وہ تعلق باللہ میں ترقی کرتے چلے گئے اور ان دونوں اوصاف یعنی اسلام پر کما حقہٗ عمل اور دعاؤں میں غیر معمولی شغف نے ان کے ایک امتیازی نشان کی حیثیت اختیار کر لی۔ اپنے اس امتیازی نشان کو نسلاً بعد نسلٍ برقرار رکھتے چلے جانا احمدی ہونے کی حیثیت میں ہماری سب سے اہم ذمہ داری ہے۔ اسی میں ہماری کامیابی یعنی دنیا بھر میں اسلام کے غالب آنے کا راز مضمر ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی اس ذمہ داری کو پوری مستعدی اور عزم و ہمت کے ساتھ نبھانے اور نسلاً بعد نسلٍ نبھاتے چلے جانے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے تا اللہ تعالیٰ اُس کی جناب میں ہماری آہ و بکا اور گریہ و زاری کو قبول فرماتے ہوئے اپنی تائید و نصرت کے درخشندہ نشانات ظاہر فرماتا چلا جائے یہاں تک کہ اسلام پوری دنیا میں غالب آکر ہمیں ہمارے مقصد میں فائز المرام کر دے۔

آمین برحمتک یا ربّ العالمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبرکات

رمضان کے مسائل کا خلاصہ

ایک مبارک مہینہ کی مبارک عبادات

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ

قادیان کے زمانہ میں لازماً اور اس کے بعد بھی جب تک صحت اچھی رہی یہ خاکسار ہر رمضان سے پہلے رمضان کے مسائل اور اس کی برکات کے متعلق احباب جماعت کے فائدہ کے لئے لمبے لمبے تحقیقی مضمون لکھا کرتا تھا مگر اب کسی مفصل مضمون کی طاقت نہیں پاتا اس لئے ثواب کی خاطر سے ذیل کے مختصر سے سادہ فقرات پر اکتفا کرتا ہوں۔ شاید یہ چند سطور دوستوں کو اس مبارک مہینہ کی غیر معمولی اہمیت کو سمجھنے اور اس کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی طرف توجہ دلانے میں کارآمد ثابت ہوں

(۱) زمانہ جاہلیت میں رمضان کے مہینہ کا نام ناطق ہوتا تھا۔ اسلام میں اس کا نام بدل کر رمضان کر دیا گیا رمضان کا لفظ رمض سے نکلا ہے جس کے معنی تپش اور گرمی کی شدت کے ہیں اس مہینہ کو یہ نام اس لئے رکھا گیا ہے تا اس کی روحانی تاثیر کی طرح اشارہ کیا جائے جو یہ ہے کہ اس مہینہ کے روزے اور اس کا **قیام اللیل** اور اس کی دعائیں اور اس کی تلاوت قرآنی اور اس کے صدقہ و خیرات اور اس کے آخری عشرہ کا اعتکاف سچے مومنوں کے دلوں میں غیر معمولی روحانی حرارت پیدا کر دیتے ہیں جس کی لذت کو وہی لوگ پہچانتے ہیں جو اس کوچہ کے آشنا ہیں۔

(۲) اس مہینہ کو اس غیر معمولی عبادت کے لئے اس لئے چنا گیا ہے کہ اس میں قرآن کے نزول کا ابتداء ہوا تھا جیسا کہ فرمایا

شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن

اور چونکہ کلام پاک کے نزول کی ابتداء اپنے اندر غیر معمولی برکات رکھتی ہے جن کے ذریعہ گویا آسمان کی کھڑکیاں کھول دی گئیں اس لئے اس کی یاد میں اس مہینہ کو غیر معمولی عبادت کے لئے چنا گیا۔ گویا اس مہینہ میں ہر سچا مسلمان اپنے آسمانی آقا سے عرض کرتا ہے کہ خدایا چونکہ تو نے میرے لئے ان ایام میں اپنے ابدی کلام کے سننے کا دروازہ کھولا۔ اس لئے میں بھی اس کی یاد میں اس مہینہ کو تیری خاص عبادت میں گزاروں گا۔ اسی لئے خدا فرماتا ہے کہ ہر عبادت کے لئے ایک مخصوص اجر ہوتا ہے لیکن روزہ کا اجر میں خود ہوں۔

(۳) رمضان کی مخصوص عبادت صوم یعنی روزہ ہے جس کے معنی نفسانی خواہشات سے رکنے کے ہیں کیونکہ اس میں انسان سحری کے وقت سے لیکر غروب آفتاب تک خدا کی خاطر کھانے پینے اور بیوی کے پاس جانے سے پرہیز کرتا ہے اور اس طرح خدا تعالیٰ سے گویا ایک عملی عہد باندھتا ہے کہ میں تیرے لئے اور تیرے دین کے لئے ضرورت پیش آنے پر اپنی جان اور اپنی نسل تک کو قربان کرنے سے دریغ نہیں کروں گا اور روزہ میں بھوکا پیاسا رہنے میں ایک غرض یہ بھی ہے کہ تا مسلمانوں میں اپنے غریب بھائیوں کی غربت اور تنگ حالی کا احساس پیدا کر دیا جائے اور بتایا جائے کہ دیکھو تم ایک دن کے روزہ میں کتنی تکلیف اٹھاتے ہو اور پھر خود سوچ لو کہ تمہارے غریب بھائی جن کی گویا ساری عمر ہی بھوک پیاس میں گزرتی ہے ان کا کیا حال ہوتا ہوگا روزہ ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہے سوائے اس کے کہ وہ رمضان کے مہینہ میں بیمار ہو یا سفر پر ہو اس صورت میں خدا نے یہ رعایت دی ہے کہ وہ روزہ نہ رکھے اور رمضان کے بعد صحت ہونے پر یا سفر کی حالت ختم ہونے پر گنتی پوری کرے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکثر فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص خدائی رعایت سے فائدہ نہیں اٹھاتا وہ گویا خدا کو سینہ زوری سے راضی کرنا چاہتا ہے اور یہ طریق خدا کو پسند نہیں۔

(۴) جو شخص **ضعیف العمری یا دائم المرض** ہونے کی وجہ سے نہ تو رمضان میں روزے رکھ سکتا ہو اور نہ رمضان کے بعد گنتی پوری کرنے کی امید رکھتا ہو اس کے لئے خدائی حکم یہ ہے کہ روزہ کی بجائے اپنی حیثیت کے مطابق کسی غریب کو **فدیہ** ادا کر دے۔ فدیہ کھانے کی صورت میں یا نقدی کی صورت میں ہر دو طرح ادا کیا جا سکتا ہے اور بعض اولیاء نے فدیہ کے حکم کو اس رنگ میں بھی لیا ہے کہ خواہ رمضان کے بعد گنتی پوری کرنے کی امید ہو پھر بھی مناسب ہے کہ رمضان کے روزوں سے محرومی کی تلافی کے لئے فدیہ ادا کر دیا جائے اور صحت ہونے پر یا سفر سے واپس آنے پر روزے بھی رکھ لئے جائیں۔

(۵) رمضان کے مہینہ میں روزوں کے علاوہ نفل نمازوں پر بھی خاص زور دیا گیا ہے اور نفل نمازوں میں تہجد کی نماز کو خاص الخاص مقام حاصل ہے تہجد کے یہ معنی ہیں کہ رات کے ابتدائی حصہ میں کچھ وقت سونے کے بعد رات کے آخری حصہ میں اٹھ کر چند رکعت (مسنون تعداد آٹھ رکعت ہے) نماز ادا کی جائے۔ اور اگر وتر پہلے وقت میں عشاء کی نماز کے ساتھ نہ پڑھ لئے گئے ہوں تو انہیں بھی نماز تہجد کے ساتھ شامل کر لیا جائے۔ اس طرح یہ گیارہ رکعت نماز ہو جاتی ہے جن میں سے دس رکعتیں دو دو کر کے پڑھی جاتی ہیں اور آخری رکعت اکیلی پڑھی جاتی ہے۔ گو آخری وتر تین رکعتیں اکٹھی پڑھنا بھی جائز ہے۔ تہجد کے بعد اور صبح کی نماز سے قبل پھر کچھ وقت کے لئے لیٹ کر آرام کرنا سنت ہے۔

تہجد کی نماز کو انسان کی روحانی ترقی کے ساتھ خاص تعلق ہے چنانچہ قرآن میں خدا فرماتا ہے کہ ہر انسان کا ایک مقام محمود ہوا کرتا ہے جو اس کی ترقی کا آخری نقطہ ہوتا ہے اور اپنے مقام محمود تک پہنچنے کے لئے تہجد کی نماز بہترین زینہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام محمود سب سے بالا سب سے اونچا سب سے ارفع اور سب سے بلند تر ہے جسے **قاب قوسین او ادنیٰ** کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے تہجد سے اتر کر نفلی نمازوں میں ضحیٰ کی نماز بھی ایک بابرکت نماز ہے جسے عوام الناس چاشت یا اشراق کی نماز کہتے ہیں جو فجر اور ظہر کی نمازوں کے درمیانی وقفہ میں ادا کی جاتی ہے صحابہ کرام اس کے التزام کا بھی خیال رکھتے تھے۔

نوٹ:۔ رمضان کے متعلق یہ روایت ہے کہ عوام الناس کی سہولت کے لئے تہجد کی نماز رات کے آخری حصہ میں ادا کرنے کی بجائے عشاء کی نماز کے بعد ادا کر لی جائے۔ ہر دو صورت میں رمضان کی نفلی نماز جو رات کے وقت با جماعت ادا کی جائے **تراویح** کی نماز کہلاتی ہے۔

(۶) رمضان میں تلاوت قرآن پر بھی بہت زور دیا گیا ہے حدیث میں آتا ہے کہ ہر رمضان میں حضرت جبرائیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر قرآن کا ایک دور پورا کیا کرتے تھے لیکن جب قرآن کا نزول مکمل ہو گیا تو جبرائیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری رمضان میں آپ کے ساتھ دو دور پورے کئے اسی لئے بہتر اور افضل یہی ہے کہ رمضان میں قرآن مجید کے دو دور مکمل کئے جائیں اس تکرار میں یہ اشارہ ہے کہ ہم قرآن کو ایک دفعہ پڑھ کر چھوڑ نہیں دیں گے بلکہ بار بار پڑھتے اور دہراتے رہیں گے قرآن مجید کی تلاوت کا بہترین طریق یہ ہے کہ اسے پڑھنے والا ہر رحمت کی آیت پر خدا کی فضل و رحمت کی دعا مانگے اور ہر عذاب کی آیت پر استغفار کرتا ہوا آگے گزرے اور خدائی کلام کو سمجھ کر پڑھنے کی عادت ڈالے

رمضان کا مہینہ دعاؤں کے ساتھ بھی خاص جوڑ رکھتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **انی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان**۔ یعنی میں رمضان میں اپنے بندوں کے بہت زیادہ قریب ہو جاتا ہوں اور دعا کرنے والے کی دعا کو خاص طور پر

سنتا ہوں۔ جو ہستی پہلے ہی انسان کی شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اس کے اور بھی زیادہ قریب ہو جانے کی شان کا کیا کہنا ہے! پس رمضان میں ذاتی اور جماعتی دعاؤں پر خاص زور دینا چاہیئے اور بدقسمت ہے وہ انسان جس پر رمضان آئے اور گزر جائے اور پھر بھی اس کی جھولی خالی رہ جائے دعاؤں میں درد اور اضطراب کی کیفیت پیدا کرنا اور خدا کے متعلق ایسا یقین رکھنا کہ وہ ہمارے سامنے ہے اور ہم اس کے سامنے ہیں۔ قبولیتِ دعا کا بہترین ذریعہ ہے اور یہ ذریعہ عمل صالح کے نتیجہ میں حاصل ہوتا ہے۔ دعاؤں کے علاوہ ذکرِ الٰہی پر بھی بہت زور ہونا چاہیئے اس ضمن میں تسبیح، تحمید، تکبیر اور کلمہ طیبہ چوٹی کے اذکار سمجھے جاتے ہیں

(۸) رمضان میں صدقہ و خیرات پر بھی زور دیا گیا ہے۔ گویا کہ اس مبارک مہینہ میں سب مسلمان ایک کنبہ کا رنگ اختیار کر لیتے ہیں اور ایک کا دکھ سب کا دکھ بن جاتا ہے۔ سخت شقی ہے وہ انسان جو رمضان میں عیش منائے اور اس کے ہمسائے فاقہ میں تنگی کو ترسیں اور روٹی کی خشکی کو پانی سے تر کرنے کے سوا کوئی صورت نہ پائیں ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ باوجود غربت اور عسرت کے آپ کا ہاتھ رمضان کے مہینہ میں غریبوں کی امداد کے لئے اس طرح چلتا تھا جس طرح کہ ایک تیز آندھی چلتی ہے جو کسی روک کو خیال میں نہیں لاتی عید الفطر سے قبل صدقۃ الفطر ادا کرنے کا حکم بھی اسی تحریک کی ایک کڑی ہے۔

(۹) رمضان کا آخری عشرہ خاص طور پر بابرکت عشرہ ہے کیونکہ قرآن مجید کے نزول کی ابتداء اسی عشرہ میں ہوئی تھی اس کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ شد مئزرہ وایقظ اھلہ واحیا لیلہ یعنی اس عشرہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنا کمر کس لیتے تھے اور اپنے اہل کو نمازوں کے لئے جگاتے تھے اور اپنی راتوں کو عبادت کے ذریعہ زندہ کر دیتے تھے اسی عشرہ میں اعتکاف کی عبادت بھی ادا کی جاتی ہے جس میں اعتکاف بیٹھنے والا اپنے آپ کو خانہ خدا میں محبوس کر کے اس کی یاد کے لئے کلیۃً وقف کر دیتا ہے یہ ایک قسم کی جزوی رہبانیت ہے جو مومنوں کے دل و دماغ میں غالب کی سی حالت پیدا کرنے کے لئے مقرر کی گئی ہے مگر اعتکاف بیٹھ کر دن رات مسجد میں بیٹھنا اور مسجد میں بیکار گفت گو کی مجلسیں جمانا اعتکاف کی برکت کو زائل کر دیتا ہے۔ اعتکاف کے لیل و نہار صرف نماز اور تلاوتِ قرآن اور ذکرِ الٰہی اور دیگر دینی مشاغل کے لئے وقف رہنے چاہئیں۔

(۱۰) یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ رسول پاک کے ارشاد کے مطابق رمضان کے آخری عشرہ میں ایک خاص رات آیا کرتی ہے جسے لیلۃ القدر کہتے ہیں یہ رات بحساب طاق راتوں میں سے کسی رات میں آتی ہے بہت مبارک رات ہوتی ہے۔ جس میں رحمت کے فرشتوں کا خاص نزول ہوا کرتا ہے جو نیچے جھک جھک کر سچے مومنوں کی دعاؤں کو اچکتے ہیں وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون۔

(۱۱) ایک خاص بات درود کی کثرت ہے جس پر رمضان کی مبارک گھڑیوں میں بہت زور ہونا چاہیئے درود ایک نہایت بابرکت دعا ہے اس میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات کی بلندی اور آپ کے مقاصد کی کامیابی اور آپ کے لائے ہوئے مشن کی بار آوری سب شامل ہیں۔ بلکہ اس زمانہ میں احمدیت کی ترقی بھی درود کے تحت آتی ہے پس روزہ رکھنے والوں کو رمضان کے مہینہ میں درود پر بھی بہت زور دینا چاہیئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک رات درود کی اتنی کثرت کی کہ گویا آپ کا رگ و ریشہ درود سے معطر ہو گیا اسی رات کو آپ نے خواب میں دیکھا کہ خدا کے فرشتے نور کی مشکیں بھر بھر کر لا رہے ہیں اور آپ کے مکان میں ان مشکوں کا منہ کھول کر انہیں خالی کرتے جاتے ہیں اس پر ایک آواز آئی کہ یہ اسی درود کا ثمرہ ہے۔ پس ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ درود پر اتنا زور دیں کہ ان کی زبانیں اس کے ذکر سے تر ہو جائیں۔

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم
(یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما)

خاکسار: مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۸ مارچ ۱۹۵۸ء

(مطبوعہ الفضل ۲۱ مارچ ۱۹۵۸ء)

خان محمد خواص خان صاحب رحلت فرما گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

میرے خسر خان محمد خواص خان صاحب بقضاء الٰہی بعمر ۷۵ سال بروز اتوار مورخہ ۳۰ ماہ صیام کی دوسری تاریخ بوقت صبح ۵ بجے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے اس لئے آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بسبب ناسازیٔ طبیعت نماز جنازہ پڑھانے کے لئے محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد کو ہدایت فرمائی بعد نماز ظہر نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت فرمائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی مکرم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے بعد تدفین دعا فرمائی۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد نے بھی شرکت فرمائی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے پشاور میں مسجد احمدیہ سول کوارٹرز ان کی کوششوں کا ثمر ہے نہایت مخیر عابد اور مہمان نواز اور سلسلہ کے فدائی تھے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے والہانہ محبت و عقیدت تھی علماء سلسلہ کا نہایت احترام فرماتے تھے۔ خلافت احمدیہ سے قابل رشک الفت اور وابستگی رکھتے تھے سلسلہ کی ہر تحریک پر ہمیشہ لبیک کہنے میں اول رہتے تھے۔

اپنے بچوں کی تربیت نہایت اعلیٰ طریق سے احمدیت کے ماحول میں فرمائی اور ہر ایک بفضلہ تعالیٰ مخلص احمدی ہے۔ ان کے ایک لڑکے ڈاکٹر بشیر احمد خان صاحب حال ہی میں گھانا (مغربی افریقہ) میں تین سال بطور کامیاب ڈاکٹر کے خدمت جماعت انجام دے کر واپس تشریف لائے ہیں۔

مرحوم نے اپنے پیچھے پانچ لڑکے خلیل احمد خان سول انجینئر ڈاکٹر بشیر احمد خان ڈاکٹر سعید احمد خان ایم۔ اے سی پی کنسلٹنٹ انگلستان مظفر احمد خان سول انجینئر اور رضا احمد خان اور چھ لڑکیاں اور بہت سے پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں بطور یادگار چھوڑے ہیں۔

مرحوم کی بڑی لڑکی بی بی عائشہ خاکسار کے عقد میں ہے اور خاکسار کے لڑکے ڈاکٹر حامد اللہ خان حال انگلستان (جو مرحوم کے نواسے ہیں) کو مکرم محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی دامادی کا شرف حاصل ہے۔

مرحوم نے ۱۹۱۹ء میں بیعت کی تھی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم کے بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ان کا حافظ و ناصر ہو اور انکے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

عبد السلام خان
نائب امیر جماعت احمدیہ پشاور

جلسہ یوم والدین

مورخہ ۱۶ ستمبر کو حلقہ دار الانوار بعد نماز مغرب مسجد انوار ربوہ میں زیر صدارت مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ جلسہ یوم والدین منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عہد دہرانے اور نظم خوانی کے بعد مکرم بشیر احمد صاحب سیکرٹری تعلیم حلقہ نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد عزیزم فرخ محمود احمد مکرم چوہدری شیخ اللہ صاحب سیالکوٹی ایم۔ اے معلم حقانی اور مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب صدر حلقہ نے تقاریر فرمائیں۔ بعد ازاں تعلیمی اور ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے انعامات تقسیم فرمائے اور یہ اجلاس یوم والدین ختم ہوا۔ اس جلسہ کے چار مقاصد تھے۔ مخفی پہلوؤں کی حوصلہ افزائی والدین کے سامنے بچوں کی کارکردگی پیش کرنا تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں مشکلات کو والدین کے سامنے رکھ کر مشورہ طلب کرنا خاص طور

ہم منتظمین والدین سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ بیان کرتا ہوں کہ والدین کو علم ہونا چاہیئے کہ ان کا بچہ ۲۴ گھنٹے کہاں گزارتا ہے اس طریق کے اپنانے سے بہت سی برائیوں کا سد باب ہو جاتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرض اٹھرا کا شافی علاج حبوب مفید اٹھرا چھ صد گولیاں ۲۰ روپے ناصر دواخانہ ربوہ فون نمبر ۵۴ ★ گول کچہری بازار لائل پور فون ۲۰۵۴

علمی مقابلے بر موقع سالانہ اجتماع ۱۹۷۳ء

قائدین مقامی سے گزارش ہے کہ خدام کو علمی مقابلوں میں شریک کرنے کے لئے باقاعدہ تیاری کروائیں۔ اور اپنی مجلس سے علمی مقابلے منعقد کروانے کے بعد معیاری خدام کو مرکزی اجتماع میں شرکت کے لئے بھجوائیں۔ شریک مقابلہ ہونے والے خدام کے نام ۲۵ اکتوبر ۱۹۷۳ء تک مرکز کو بھجوا دیئے جائیں۔

معیار: علمی مقابلے حسب ذیل تین معیاروں میں ہوں گے۔

اول: گریجویٹ۔ فاضل۔ جامعہ احمدیہ کے درجہ ثالثہ کے طلبہ یا اس سے زائد۔

دوم: میٹرک۔ ایف اے۔ درجہ ممہدہ تا ثانیہ

سوم: مذکورہ بالا معیاروں سے کم تعلیم یافتہ

۱۔ مقابلہ تلاوت قرآن کریم ۲۔ مقابلہ تفسیر القرآن

۳۔ مقابلہ مطالعہ حدیث ۴۔ مقابلہ مطالعہ کتب سلسلہ

۵۔ حفظ قرآن کریم

حفاظ کا مقابلہ الگ ہوگا۔ اور عام خدام تیسویں پارہ کی پہلی تین سورتیں یاد کریں گے

۶۔ مشاہدہ معائنہ ۷۔ مقابلہ عام معلومات

۸۔ مقابلہ نظم خوانی۔

مندرجہ ذیل نظموں میں سے کوئی ایک زبانی سنانی ہوگی۔

۱۔ میں اپنے پیاروں کی نسبت ہرگز نہ کروں گا پسند کبھی
وہ چھوٹے درجہ پہ راضی ہوں اور ان کی نگاہ رہے نیچی (کلام محمود)

۲۔ اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتا کسی کا کچھ قضا کے سامنے
(درثمین)

۹۔ مقابلہ اذان

۱۰۔ پیغام رسانی۔ ہر مجلس صرف ایک ٹیم چھ افراد پر مشتمل شریک مقابلہ ہو سکے گی۔

۱۱۔ مجلس سوال و جواب:

خدام علمی سوالات ارسال کریں۔ علمائے سلسلہ جواب دیں گے۔

۱۲۔ مقابلہ مضمون نویسی۔ مندرجہ ذیل عناوین میں سے کسی ایک پر مضمون لکھنا ہوگا (کل وقت ۲ گھنٹہ)

۱۔ دلائل ہستی باری تعالیٰ

۲۔ شدھی کی تحریک اور جماعت احمدیہ کی خدمات

۳۔ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد

۴۔ خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ یورپ ۱۹۷۳ء

۵۔ سیرت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۱۳۔ تقریری مقابلہ معیار اول و دوم (وقت تقریر ۳ منٹ)

عناوین:-

۱۔ برکات خلافت ۲۔ وقت کی قدر و منزلت

۳۔ استحکام پاکستان اور ہماری ذمہ داریاں۔

۴۔ محنت۔

تقریری مقابلہ معیار سوم (وقت تقریر ۲ منٹ)

عناوین:-

۱۔ حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۲۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کا توکل علی اللہ

۳۔ خلافت ثالثہ کی ایک بابرکت تحریک

۴۔ محنت۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قمر آباد (سندھ) میں ایک اہم تربیتی جلسہ

۲۰ اگست کو بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ قمر آباد (سندھ) میں ایک اہم تربیتی جلسہ زیر صدارت حاجی کریم بخش صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد محترم مولوی نذیر احمد صاحب ربانی مربی سلسلہ احمدیہ مقیم بدین نے "فیضان نبوت محمدیہ" کے موضوع پر حاضرین سے خطاب فرمایا۔ مکرم حمید احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے عنوان پر سندھی زبان میں تقریر کی۔ آخر میں محترم مولوی غلام باری صاحب سیف فاضل استاذ جامعہ احمدیہ نے پون گھنٹہ تک بعض تبلیغی اور تربیتی امور کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ جس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ میں احمدیہ احباب کے علاوہ غیر از جماعت افراد کی بھی ایک بڑی تعداد شامل ہوئی۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

(عبدالہادی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ قمر آباد)

انتخاب عہدیداران الجمعیۃ العلمیہ بالجامعۃ الاحمدیہ

بتاریخ ۲۲ ستمبر بروز ہفتہ مکرم محترم غلام باری صاحب سیف الرئیس الجمعیۃ العلمیہ کی زیر نگرانی عہدیداران برائے سال ۱۳۵۲-۵۳ ہش کا انتخاب ہوا اور مکرم و محترم پرنسپل صاحب نے مندرجہ ذیل عہدیداران کی منظوری مرحمت فرمائی۔

نائب الرئیس	حمید احمد ظفر	درجہ خامسہ
الامین	خاکسار مرزا محمد افضل	درجہ رابعہ
نائب الامین اول	حافظ مظفر احمد	درجہ ثانیہ
نائب الامین ثانی	محمد اشرف عارف	درجہ اولیٰ

(الامین الجمعیۃ العلمیہ بالجامعۃ الاحمدیہ ربوہ)

درخواست دعا

۱۔ احباب کرام سے برادرم چوہدری محمد احمد صاحب سعودی عرب ... خورشید ... سعودی عرب کا روبار میں ترقی اور عزیز خورشید کی کامل و عاجل صحت کے لئے رمضان المبارک کے مہینہ میں دعا کی درخواست ہے

(حکیم حفیظ الرحمٰن ... ربوہ)

۲۔ میری بیوی اور بچہ بہت سخت بیمار ہیں علاج معالجہ سے کوئی افاقہ نہیں احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم انہیں جلد شفا بخشے۔ آمین

(محمد یونس ... چک ۵۵/۲-ایل ...)

آج
الوداع کہئے
دانتوں کے مسائل کو
اپنے اور اپنے اہل و عیال کے دانتوں کا علاج کریں
مسوڑھوں سے خون آتا ہو تو ... ۱۰ روپے
دانتوں میں کیڑا ہو تو ... ۱۰ روپے
دانت درد ہو تو ... ۲ روپے
فوری اور مستقل علاج
دانتوں کی حفاظت کا رسالہ مفت طلب کریں
... کراچی
... ربوہ فون نمبر ۶۰۶

زود جام عشق
طاقت کی مشہور دوا
مقوی اعصاب مقوی اعضائے رئیسہ
قیمت مکمل کورس ۲۰ روپے
المنار دواخانہ ربوہ

جموں رجسٹرڈ نئی اور پرانی خارش داد چنبل کیل چھائیاں اور جلدی امراض کے لئے زود اثر مرہم
ہر دوا فروش سے خریدیں۔ قیمت ایک روپیہ
حمیدیہ دواخانہ عبداللہ پور لائل پور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کی دعائیہ فہرست اور خدام الاحمدیہ

خدام بھائیوں کو یاد ہوگا کہ ۱۹۵۰ء میں ہمارے محبوب امام المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کے مالی جہاد کے ضمن میں جو عہد ہم سے لئے تھے ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ

تحریک جدید کی موعودہ رقوم کی وصولی کو سو فی صد تک پہنچایا جائے

چنانچہ سال رواں کے اختتام بتاریخ ۲۱ر اکتوبر ۱۹۷۳ء سے پہلے پہلے خدام بھائیوں پر لازم آتا ہے کہ وہ سال رواں کے چندوں کا محاسبہ کریں اور وصولی کو سو فی صد تک پہنچانے کے لئے ۱۹ر اکتوبر بروز جمعہ یوم تحریک جدید منائیں۔ اس غرض کے لئے حسب ذیل خطوط پر کام کر کے مرکز میں نتائج کی رپورٹ بھجوائیں۔

۱۔ مقامی سیکرٹری مال اور سیکرٹری تحریک جدید سے مل کر وعدوں اور وصولی کا جائزہ لے لیا جائے
۲۔ خطبہ جمعہ میں مؤثر انداز میں ادائیگی کی تحریک کروائی جائے۔
۳۔ جمعہ کے بعد انفرادی طور پر تحریک کی جائے جن مجالس میں جمعہ کے روز بوجہ تعطیل نہ ہونے کے انفرادی تحریک کا کام نہ ہو سکے وہ ۲۱ر اخاء (اکتوبر) بروز اتوار انفرادی تحریک کر کے اس فرض سے سبکدوش ہوں۔

امسال ۲۹ر رمضان المبارک کو تحریک جدید کی طرف سے جو دعائیہ فہرست سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش ہوگی۔ اس میں ان افراد کے نام شامل ہوں گے جو سال رواں کا چندہ سو فیصد ادا کر دیں گے۔ اور کوئی بقایا ان کے ذمہ نہ ہوگا قائدین کرام مجالس خدام الاحمدیہ اس شعبہ میں اپنی ذمہ داری کا پوری طرح احساس کرتے ہوئے وصولی چندہ کے لئے منظم طور پر سعی فرمائیں۔ اور کوشش کریں کہ وصولی سو فی صد ہو جائے۔

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

غیر محدود انعامات

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں یہ قاعدہ ہے کہ جب تک کھیت میں بیج نہ بویا جائے اس وقت تک فصل نہیں ہوتی۔ اسی اصول پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ پہلے تم اپنے پاس سے کچھ خرچ کرو پھر میں تمہیں دوں گا۔ بے شک خدا تعالیٰ بغیر بیج کے بھی پیدا کر سکتا ہے لیکن چونکہ خدا تعالیٰ نے ہی یہ قانون بنا دیا ہے کہ بغیر بیج کے ہم کچھ پیدا نہیں کریں گے اس لئے فرمایا کہ پہلے تم بیج ڈالو پھر دیکھو گے کہ ہم اس بیج کو کس طرح بڑھاتے ہیں ...... دنیا میں تو ایک دانہ کے عوض سات سو دانے ملتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ اجر دیتا ہے اور وہ غیر منقطع انعامات سے اپنے بندوں کو نوازتا ہے"

ہماری جماعت کے ہر فرد مرد۔ عورت اور بچہ کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے غیر منقطع بلکہ غیر محدود انعامات کے حاصل کرنے کے لئے تحریک جدید کی تمام مالی تحریکات اشاعت اسلام تراجم قرآن مجید بزبان غیر ممالک اور تعمیر مساجد ممالک بیرون کے فنڈز میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ولادت

۲۹ر اگست کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے عاجز کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے نومولود محترم چوہدری محمد خان صاحب ورک سابق صدر جماعت احمدیہ سیدا پور کا ضلع شیخوپورہ کا پوتا اور محترم چوہدری بشیر احمد صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تلونڈی موسےٰ خان کا نواسہ ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو عمر والا نیک کرے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین (ارشاد احمد ورک ایڈووکیٹ بلال گنج۔ لاہور۔)

طبیہ کالج سے متعلق ممبر طبی بورڈ محترم حکیم آفتاب احمد صاحب قریشی کی قیمتی رائے

جون ۷۳ء میں کالج ہذا کے معائنہ کے بعد محترم حکیم جناب احمد صاحب قریشی ممبر طبی بورڈ نے کالج کی وزیٹر بک میں تحریر فرمایا:۔

"میرے لئے یہ امر باعث مسرت ہے کہ کالج نے چند سال میں معتدبہ ترقی کی ہے۔ کالج کا میوزیم قابل دید تھا۔ طلباء کی تعلیم کے لئے جدید ترین طریق یعنی سمعی بصری طریق سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ تشخیص۔ جراحی وغیرہ مضامین کے بارہ میں نوٹ تیار کئے گئے ہیں طلباء کو پراجیکٹر کے ذریعہ تعلیم دی جاتی ہے یہ طریق تعلیم پاکستان بھر میں طبیہ کالج ربوہ میں متیسر ہے۔ کالج میں لائبریری۔ داخلی شفاخانہ کا بھی عمدہ انتظام ہے۔ کالج کا نظم و ضبط قابل ستائش ہے طلباء ہسپتال میں بھی عملی تربیت حاصل کرتے ہیں۔ کالج کی ترقی کے منصوبے بھی ارباب اقتدار کے پیش نظر ہیں۔ میں اس ادارہ کے نظم و ضبط اور ترقی پر منتظمین عملہ اور پرنسپل کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں"

اگر آپ طب سے شغف رکھتے اور اپنے بچوں کے درخشاں مستقبل کے خواہاں ہیں تو انہیں طبیہ کالج ربوہ میں داخل کرائیں۔

• معیار داخلہ میٹرک ہے۔ پرسکون اور پاکیزہ ماحول قابل اور مخلص اساتذہ ہوسٹل کی سہولت موجود ہے۔ اخراجات واجبی ہیں۔

پراسپکٹس مفت کالج سے حاصل کریں۔

(پرنسپل)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ۳۱واں سالانہ اجتماع

۲-۳-۴ نومبر ۱۹۷۳ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۲، ۳، ۴ر نومبر بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار منعقد ہوگا انشاء اللہ العزیز

خدام سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر اس کی عظیم روحانی برکات سے مستفیض ہو کر ایک نئی روح اور نئی زندگی سے ہمکنار ہوں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

۱۶ر ستمبر بروز جمعۃ المبارک ہمارے ایک نہایت مخلص بھائی مکرم شیخ عنایت اللہ صاحب خادم ایک لمبا عرصہ بیمار رہ کر نماز فجر کے وقت اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ دو سال تک مجلس خدام الاحمدیہ چونڈہ کے قائد رہے اس سلسلہ میں اپنی بیماری کے ایام میں بھی نہایت ذمہ داری کے ساتھ اپنے جملہ فرائض کی ادائیگی فرماتے رہے نہایت ملنسار دوست، سمجھدار عقلمند اور باشعور انسان تھے۔ اپنے اور پرائے ہر ایک سے نہایت خندہ پیشانی سے ملتے۔ زبردست تبلیغی جوش رکھتے تھے آپ کی تبلیغ سے کئی احباب کو احمدیت کی ثمر لینے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ لمبا عرصہ بیمار رہے اور بیماری کی تکالیف کو نہایت صبر سے برداشت کیا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آپ کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور جماعتی خلا کو اپنے فضل سے پُر کرے آمین (مرزا محمود احمد شاہد مربی مقیم چونڈہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع میں شامل ہو کر نئی روح اور نئی زندگی حاصل کریں (قائد عمومی)